سحر و صابئیت تاریخ کی روشنی میں

(۱)

(از مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی فاضل دیوبند)

صاحب مقالہ "تفسیر قرآن مجید اور اسرائیلیات" کے عنوان سے ندوۃ المصنفین کے لئے جو کتاب ترتیب دے رہے ہیں اور جس کا ایک معتدبہ حصہ مکمل ہوچکا ہے ذیل کا مضمون اس کا ایک باب ہے۔ قارئین کرام کو اس کے مطالعہ سے اصل کتاب کے متعلق ایک عام اندازہ ہوسکیگا۔ (برہان)

وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ
السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ
هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ
حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَزَوْجِهٖ

بلکہ شیاطین نے کفر کیا۔ یہ لوگوں کو سحر سکھلاتے ہیں اور وہ (جادو) سکھلاتے ہیں جو بابل میں ہاروت، ماروت نامی دو فرشتوں پر نازل کیا گیا تھا۔ حالانکہ وہ نہیں سکھلاتے کسی کو یہاں تک کہ کہہ دیتے کہ "ہم تو صرف آزمائش کیلئے ہیں لہٰذا تو کافر مت ہو" پس لوگ سیکھتے ان دونوں سے وہ جس سے جدائی کرا دیتے مرد اور اس کی بیوی میں

سحر عربی زبان کا ایک لفظ ہے اس کا ایک واقعی مفہوم و مصداق ہے یہ اپنی جگہ پر طے ہوگا کہ وہ واقعی ہے یا تخیلی، ہر زبان میں اس کے لئے ایک مستقل لفظ ہے اردو اور ہندی میں اسے جادو کہتے ہیں، فارسی میں افسوں؛ انگریزی میں (Spell) کہتے ہیں

ہر ملک اور ہر قوم میں سحر اور اس میں منہمک رہنے والی ایک جماعت بلا تفریق ملت و مذہب پائی گئی ہے جن کو جادوگر اور ساحر وغیرہ کہتے ہیں، عرب میں یہودی، مصر میں قبطی شام و

عراق میں قبطی، ہندوستان میں بنگالی جادوگر مشہور و معروف ہیں۔ سحر بابل تو تمام دنیا میں ضرب المثل ہے۔

سحر ایک فن ہے اس کی تعلیم و تدریس کے لئے خاص خاص ادارے، ور اساتذۂ فن پائے گئے ہیں، بابل سحر کی سب سے پہلی درسگاہ تھی اور بابلی اقوام اس فن کے معلم اول ہیں مصر میں اب تک سحر و طلسمات کے آثار باقیہ موجود ہیں، دوسرے فنون کی طرح وہ باقاعدہ مدون ہوا اور اس پر کتابیں لکھی گئیں، علامہ ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں سحر و طلسم، نیرنگ اور شعبدہ وغیرہ پر مفصل بحث کی ہے اور اس کے ارتقاء و انحطاط، مدونین و اساتذہ، تصنیفات و تالیفات کے مفصل احوال بیان کیے ہیں۔[۵]

سحر کے خصوصی امتیازات سحر عام طور پر ناجائز اغراض و مقاصد اور انسانی قدرت و اختیار سے خارج ضرر رساں کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے، خبیث الفطرۃ شریر النفس لوگ ہی اس خباثت میں حصہ لیتے ہیں چنانچہ حکمائے فلاسفہ کے یہاں سحر اور معجزہ میں مابہ الامتیاز یہی ہے

وجود المعجزة لصاحب الخير وفي مقاصد الخير وللنفوس المتمحضة للخير والتحدي بها على دعوى النبوة والسحر انما يوجد لصاحب الشر وفي افعال الشر في الغالب من التفريق بين الزوجين وضرر الاعداء وامثال ذلك وللنفوس المتمحضة للشر۔

(مقدمہ ابن خلدون، باب السحر)

معجزہ ہمیشہ اہل خیر سے ظاہر ہوتا ہے اور نیک مقاصد میں مستعمل ہوتا ہے اور ایسے ہی نفوس قدسیہ سے ظاہر ہوتا ہے جو فطری طور پر صرف نیکی کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور اس سے دعویٰ نبوت کی تصدیق کیجاتی ہے۔ سحر ہمیشہ اہل شر میں پایا گیا ہے اور برے کاموں میں مستعمل ہوا ہے عام طور پر تفریق زوجین، ضرر اعداء وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے اور وہی نفوس خبیثہ کرتے ہیں جو فطری طور پر برائی کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔

---

۵ حقیقت سحر کی مفصل بحث اصل کتاب میں مذکور ہے۔

السحر انما یظھر من نفس شریرۃ — سحر صرف شریر نفوس سے ظاہر ہوتا ہے

(دستور العلماء حرف س)

سلیم الفطرت انسان ہمیشہ ساحر کو موذی اور اُس کے اعمال کو خلق اللہ کے لئے ایذا رساں سمجھتے ہیں۔ تمام آسمانی مذاہب اور شریعتیں جادوگری کو بُرا اور موجب کفر قرار دیتی ہیں، مذاہب باطلہ بھی اس کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے بُرا جانتے ہیں، علمائے مذاہب اور ارباب حکومت دوسرے مفسدین کی طرح ان کے استیصال اور بیخ کنی کی فکر میں رہتے ہیں، قدرت ہوتی ہے تو سزائیں دیتے ہیں، عامۃ الناس کو روکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جس کسی زمانہ میں شرائع سماویہ اور توحید و رسالت کا غلبہ ہوا ہے یہ علوم متروک ہو گئے ہیں۔

ولما کانت ھذہ العلوم مھجورۃ عند الشرائع لما فیھا من الضرر ولما یشترط فیھا من الوجھۃ الی غیر اللہ من کوکب وغیرھا کانت کتبھا کالمفقودۃ بین الناس الا ما وجد فی کتب الاقدمین مما قبل نبوت موسیٰ علیہ السلام مثل النبط والکلدانیین

چونکہ یہ علوم تمام مذاہب کے نزدیک متروک تھے اس لئے کہ ان میں ستارہ وغیرہ غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونا اور امداد حاصل کرنا پڑتا ہے لہذا اس کی کتابیں لوگوں میں مفقود سی ہو گئی ہیں بجز ان متقدمین کی کتابوں کے جو موسیٰ علیہ السلام سے پہلے گذرے ہیں مثلاً نبطی، کلدانی وغیرہ

(مقدمہ)

الساحر لا یأمر الا بما ھو خلاف الشرع والملۃ (دستور العلماء)

ساحر ایسی ہی چیزوں کا حکم کرتا ہے جو شریعت اور مذہب کے مخالف ہو

سحر شیاطین جن و انس کا اختراع ہے | قرآن حکیم کا یہ فیصلہ ہے کہ کفر و شرک، بت پرستی، ہوا پرستی اور عام سرکشی و نافرمانی کا محرک اول ابلیس لعین اور اس کی ذریت شیاطین جن ہیں یہ خلق اللہ کو معاصی

اور سیئات کا سبز باغ دکھا کر گمراہیوں کی طرف دعوت دیتے ہیں نفس امارہ ان کی راہ پر لبیک کہتا ہے۔ اب اگر قوتِ ملکیہ اور فطرتِ سلیمہ غالب ہوتی ہے اور توفیق الٰہی شامل حال تو انسان اس دامِ تزویر سے بچ جاتا ہے اور اگر بہیمیت کا غلبہ اور نفس امارہ کا تسلط ہوتا ہے تو گرداب ضلالت میں غوطے کھانے لگتا ہے شیاطین اور ہوائے نفس کے پھندے میں پھنس کر خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بنتا ہے یہ شیاطین اور نفس اس کو راندۂ درگاہ بناتے ہیں اور نئے نئے معاصی میں مبتلا کرتے ہیں یہ ہے فلسفۂ اثم و معصیت جس کو قرآن نے جابجا بیان فرمایا ہے۔

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ۔		شیاطین نے کفار کی نظروں میں ان کے اعمال کو آراستہ کردیا ہے

إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ		شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ		شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ		بیشک نفس بکثرت برائیوں کا حکم کرنے والا ہے۔

لہٰذا شرک و کفر اور بت پرستی کی طرح اس لعنت میں بھی دنیا کو انہی شیاطین نے مبتلا کیا ہے اعمال سحر لوگوں کو سکھاتے ہیں اور ترکیبیں بتاتے ہیں لوگ ان پر عمل کرتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں چنانچہ قرآن حکیم سحر کا معلم اور پروپیگنڈہ کرنے والا انہی شیاطین کو قرار دیتا ہے۔

وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ		بلکہ شیاطین نے کفر کیا کیونکہ یہ لوگوں کو جادو سکھلاتے ہیں اور یہودیوں نے

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ۔		اس سحر کی پیروی کی جو شیاطین سلیمان علیہ السلام کے نام سے پھیلاتے تھے

حقیقت سحر کی تحقیق اور اعمال سحر کی تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی وہ قبیح ترین قسم جس کو قرآن حکیم نے کفر سے تعبیر کیا ہے اور اس کو سکھلانے والے شیاطین کو کافر قرار دیا ہے اس کا جزو اعظم شیاطین جن، ارواح خبیثہ، کواکب و اصنام کی استعانت ہے، ساحران کو خوش اور مطیع بنانے کے لیے ان کی حسب منشا کلمات کفر و شرک کہتا ہے خوفناک قسم کی قربانیاں اور چڑھاوے چڑھاتا

سے حیوان اور انسان کے خون، بول و براز اور اسی قسم کی پلید چیزوں کی بھینٹ دیتا ہے، ان سے تقرب اور مناسبت حاصل کرنے کے لیے ان کے سامنے سجدے کرتا ہے ہاتھ جوڑتا ہے دعائیں اور منتر پڑھتا ہے، شراب، مُردار جانور اور خنزیر وغیرہ کا گوشت اور اسی قسم کی خبیث چیزیں استعمال کرتا ہے۔ ناپاکی کی حالت میں رہتا ہے تاکہ وہ ارواح خبیثہ اور شیاطین خوش ہو کر اس کے حسب منشا کام کرنے لگیں اور اس کے تابعدار ہو جائیں، پھر ان اعمال اور ان کی تجدید کے خاص خاص زمانے ہوتے ہیں انہی میں وہ اعمال کیے جاتے ہیں۔

الساحر یفسق ویتصف بما ھو رجس فربما لا یغتسل من الجنابۃ ولا یستنجی من الغائط ولا یطھر الثیاب الملبوسۃ بالنجاسات لان لہ تاثیرا بلیغا بالاتصاف بتلک الامور

جادوگر بدکار فاسق ہوتا ہے۔ ناپاک رہتا ہے بسا اوقات ناپاکی کا غسل نہیں کرتا پاخانہ سے آ کر استنجا نہیں کرتا نجس پہنے ہوئے کپڑوں کو پاک نہیں کرتا کیونکہ سحر و طلسمات میں ان چیزوں کو خاص دخل ہے۔ (دستور العلماء جز ثانی)

علامہ ابن خلدون سحر کو ایک شقیہ ریاضت قرار دیتے ہیں، اور اس کے اعمال پر تبصرہ کرتے ہیں۔

ورِیاضۃ السحر کلھا انما تکون بالتوجہ الی الافلاک والکواکب والعوالم العلویۃ والشیاطین بانواع التعظیم والعبادۃ والخضوع والتذلل فھی لذلک توجہ الی غیر اللہ و سجود لہ والوجھۃ لغیر اللہ کفر فلھذا کان السحر کفرا

تمام جادوگری کی مشق اور ریاضت صرف اس طرح ہوتی ہے کہ آسمانوں ستاروں اور عالم روحانیات اور شیاطین کی طرح طرح تعظیم و تکریم، عبادت و پرستش، عاجزی و زاری کی جائے اسی لیے سحر غیر اللہ کی طرف جھکنے اور پرستش کرنے کا مرادف ہے اور ظاہر ہے کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا کفر ہے لہذا سحر کفر ہے۔

علامہ موصوف مغرب کی ایک جادوگر قوم بعاجین سے ملے ہیں ان کے جادو انہوں نے

دیکھے ہیں وہ اُن کا بیان نقل کرتے ہیں۔

واخبرني ان لهم وجهة ورياضة خاصة بدعوات كفرية واشراك الروحانيات الجن والكواكب سطرت فيها صحيفة عندهم تسمى الخزيرية يتدارسونها وان بهذه الرياضة والوجهة يصلون الى حصول هذه الافعال لهم. (مقدمہ ابن خلدون)	اور اُنہوں نے مجھے بتلایا کہ ہمارے ہاں خاص قسم کی توجہ اور ریاضت ہے جس میں کفریہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ جن اور کواکب وغیرہ روحانیات کی پرستش کیجاتی ہے اور شرک وکفر کیا جاتا ہے ان اعمال کے متعلق ان کے پاس ایک صحیفہ ہے جسے وہ خزیریہ کہتے ہیں وہ اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں اور اُنہوں نے کہا کہ اس ریاضت اور توجہ سے ہم ان کاموں پر قدرت حاصل کرتے ہیں۔

لہذا سحر و طلسمات میں دنیا کو مبتلا کرنے والے صرف شیاطین اور ارواح خبیثہ ہیں دنیا کو اس قعر ضلالت کی طرف انہوں نے ہی راستہ بتلایا ہے اور کچھ نہیں تو اللہ کے ایک جلیل القدر نبی کے معجزات کو جعلسازیوں اور مکاریوں سے سحر بنا دیا اور اسی کے نام سے سحر سکھلایا۔

سحر کہاں سے آیا اور کس قوم کے تخیل دماغی کا نتیجہ ہے سحر کی اس اجمالی حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے بہت آسانی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ سحر دراصل سیارات وکواکب، اجرام علویہ وسفلیہ اور روحانیات کی پرستش کی پیداوار ہے یہ ایک نتیجہ ہے جو روحانیات اور کواکب کی پرستش پر مرتب ہوتا ہے۔ لہذا سب سے پہلے سحر کا وجود اسی قوم میں مل سکتا ہے جو سیارات اور روحانیات کی پرستار ہو۔

اس قوم کا کیا نام تھا؟ اس کے اعمال ومعتقدات کیا تھے؟ یہ کہاں رہتے تھے؟ ان کا زمانہ عروج وارتقا کونسا زمانہ تھا؟ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کوئی نبی ان کی طرف مبعوث ہوئے یا نہیں؟ اس کے لیے ہمیں قرآن کریم اور تاریخ نیز آثار قدیمہ کی جدید تحقیقات کی طرف مراجعت کرنی چاہیے تاکہ سحر کا زمانہ ایجاد اور اُس کے موجدین کی تاریخ سامنے آجائے۔

(۱) قرآنِ حکیم نے جن انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت و ارشاد اور مخاطبات کا تذکرہ کیا ہے اُن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے عام قومیں بُت پرست اور مشرک و نافرمان تھیں۔ حضرت نوح، ہود، صالح وغیرہ انبیاء کرام اُن کو توحید و رسالت اور ایمان کی دعوت دیتے تھے بت پرستی اور کفر و شرک سے روکتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے نبی ہیں جنہوں نے بت شکنی کے ساتھ ربوبیتِ کواکب کا طلسم بھی توڑا ہے، وہ ایک طرف اپنے بُت پرست اور بت تراش باپ (یا چچا) آزر کو جو نمرود کے سب سے بڑے بتکدے کا داروغہ تھا، اور اُس کی قوم کو بُت پرستی سے روکتے ہیں، اور اِس بت پرستی کو شیطان پرستی قرار دیتے ہیں، اُن کے اصنام کی تحقیر کرتے ہیں۔

اذ قال ابراهيم لابيه آزر اتتخذ اصناما	جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ تم بتوں کو خدا بناتے
آلهة انی اراك وقومك فی ضلال مبين،	ہو، میں تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھتا ہوں
يا ابت لا تعبد الشيطان ان الشيطان	اے میرے باپ تو شیطان کی عبادت مت کر بیشک شیطان
كان للرحمٰن عصيا۔	اللہ رحمٰن کا نافرمان و سرکش ہے۔
اذ قال ابراهيم لابيه وقومه ما هٰذه التماثيل	جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے
التی انتم لها عاكفون۔	کہا، یہ کیا مورتیں ہیں جن کو تم گھیرے ہوئے ہو۔

اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ محسوس طریق پر عملاً بت شکنی کی سنت قائم کرتے ہیں۔

فجعلهم جذاذا الا كبيرا لهم فقالوا من فعل	پس ان بتوں کو ریزہ ریزہ کر دیا بجز ان میں سے سب سے
هٰذا بآلهتنا يا ابراهيم قال بل فعله كبيرهم هٰذا	بڑے بت کے کہ اس کو رہنے دیا پس انہوں نے کہا اے ابراہیم

فاسئلوهم ان كانوا ينطقون ۔

ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا، آپ نے فرمایا، بلکہ ان کے بڑے بُت نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ انہی سے پوچھو اگر یہ بول سکتے ہیں۔

دوسری طرف ربوبیت کواکب اور ستارہ پرستی کے تباہ کن عقیدہ کو اپنے بصیرت افروز احتجاج سے باطل فرماتے ہیں:۔

وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين فلما جن عليه الليل راى كوكبا قال هذا ربي فلما افل قال لا احب الآفلين فلما راى القمر بازغا قال هذا ربي هذا اكبر فلما افل قال لئن لم يهدني ربي لاكونن من القوم الضالين، فلما راى الشمس بازغة قال هذا ربي هذا اكبر فلما افلت قال يا قوم اني بريء مما تشركون اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ۔

اور ہم نے اسی طرح ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمان و زمین کی مخلوقات دکھلائیں تاکہ وہ کامل یقین رکھنے والوں میں سے ہوجائیں پھر رات ان پر طاری ہوئی تو انہوں نے ایک ستارہ کو دیکھا آپ نے فرمایا، یہ میرا رب ہے، پس جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا میں ڈوبنے والوں کو دوست نہیں رکھتا، پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے، جب وہ بھی غروب ہوگیا تو فرمایا اگر میرے رب نے میری رہنمائی نہ کی تو میں گمراہوں میں سے ہوجاؤں گا پھر جب آفتاب کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا، یہ میرا رب یہ سب سے بڑا ہے، مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو فرمایا اے لوگو! میں تو اس سے بیزار ہوں جس کو تم خدا کے ساتھ شریک کرتے ہو، میں تو اپنا رُخ صرف اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، اور میں شرک کرنیوالوں میں سے نہیں ہوں

آیۃ کریمہ کے آخری حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مشرک تھے مگر خدا کے منکر نہ تھے، خدا کے ساتھ سیارات کو بھی "رب" کہتے تھے، ابراہیم علیہ السلام حنیفیت اور توحید خالص کی دعوت دیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی چیز ربوبیت کی اہل نہیں ہوسکتی۔

(۲) قرآن حکیم نے ابراہیم علیہ السلام کے خطابات ومکالمات کا متعدد مقامات پر تذکرہ کیا مگر کسی ایک مقام سے بھی یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ بت پرست اور ستارہ پرست قوم کونسی قوم تھی، کہاں رہتی تھی، اس کا کیا نام تھا خطابات میں اذ قال ابراھیم لقومہ، پر اکتفا کیا گیا ہے۔ عاد، ثمود، اصحاب ایکہ، اصحاب حجر وغیرہ کی طرح ان کا کوئی نام ونسب نہیں تبلایا۔

لیکن اسی کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن حکیم نے مذاہب باطلہ کی تردید کے سلسلہ میں جن ادیان کا ذکر کیا ہے ان میں ایک مذہب صابئیت بھی ہے، یہود، نصاریٰ اور مجوس کے دوش بدوش قرآن حکیم میں تین مقام پر صابئین کا ذکر بھی ملتا ہے۔

ان الذین آمنوا والذین ھادوا والصابئین والنصاریٰ والمجوس والذین اشرکوا ان اللہ یفصل بینھم یوم القیٰمۃ — جو ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور صابئین اور نصرانی اور مجوسی اور وہ جنہوں نے شرک کیا ہے بیشک اللہ قیامت کے روز ان کا فیصلہ کر دیگا۔

مگر کسی ایک مقام پر بھی صابئیت کی تفصیلات، اصول وعقائد کا ذکر نہیں، نہ کسی قوم پر صابئین کا نام لے کر تردید کی، نہ کسی نبی نے اس نام کے ساتھ کسی قوم کو مخاطب کیا اس لیے قرآن حکیم کے مطالعہ سے نہیں معلوم ہوتا کہ یہ کس قوم کا مذہب تھا، اس کا بانی کون تھا، کس زمانہ میں اور کہاں پیدا ہوا۔ اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ نہ وہ مومن ہیں نہ یہودی نہ نصرانی نہ مجوسی نہ مشرک بلکہ مستقل شخصیت رکھتے ہیں ان میں سے کسی ایک کے ضمن میں بھی نہیں آتے، نیز معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص قوم وملک کے ساتھ بھی مخصوص نہیں ہیں۔

اسی کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن حکیم بت پرستی اور کواکب پرستی کے ساتھ ساتھ فرشتوں اور جنوں کی پرستش کی بھی تردید کرتا ہے۔

وجعلوا للہ شرکاء الجن (انعام) — مشرکوں نے جنوں کو خدا کا شریک بنایا۔

وجعلوا بينه وبين الجنة نسبا (صافات) مشرکوں نے خدا میں اور جنوں میں رشتہ قائم کیا۔

دوسرے مقام پر ذرا تفصیل کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے :-

یوم یحشرھم جمیعا ثم یقول للملٰئکۃ اھٰؤلاء ایاکم کانوا یعبدون؟ قالوا سبحانک انت ولینا من دونھم، بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مؤمنون۔

جس دن اللہ پاک لوگوں کو قبروں سے اکٹھا کریگے پھر فرشتوں سے کہینگے تم ہی کو یہ پوجتے تھے؟ فرشتے کہینگے، تو پاک ہے تو ہی ہمارا آقا و مولیٰ ہے نہ وہ، بلکہ یہ جنوں کو پوجتے تھے اور اُن میں سے اکثر لوگ جنوں پر ایمان رکھتے تھے۔

اس فرشتہ پرست اور جن پرست قوم کا بھی کوئی نام ونشان نہیں بیان کیا گیا، نہ کسی خاص نبی کی دعوت میں اس کا ذکر ہے۔ قرآن حکیم از خود اس کی تردید کرتا ہے۔ اور اسی لیے صابئین کی تعین کے بارے میں مفسرین، محدثین، مؤرخین اور ائمۂ لغت میں بہت زیادہ اختلاف ہے تاہم اختصار کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ صابی وہ شخص ہے جو اپنا پہلا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرلے ابتداء میں مشرکین عرب نے حلقہ اسلام میں داخل ہونے والوں کو یہی خطاب دیا تھا۔ صابئین کو اس لیے اس لفظ سے یاد کیا جاتا ہے کہ اُنہوں نے نوح علیہ السلام کے فطری دین کو چھوڑ کر ارواح کی پرستش شروع کر دی تھی۔

صابئیت دنیا کا سب سے پُرانا اور عالمگیر مذہب ہے۔ اس کا تعلق نبطی، سریانی، کلدانی کسدانی اور بابل کی ان قوموں سے رہا ہے جن سے زیر نظر موضوع کا خاص تعلق ہے۔ انشاء اللہ ہم آئندہ فرصت میں صابئین، مذہب صابئیت، صابئیت کے اصولی عقائد کو پیش کرینگے اور علم وتحقیق کی روشنی میں ان عقائد سے پیدا ہونے والے طلسمات، سحر وکہانت، تعویذات و نقوش اور علوم وفنون پر بحث کرینگے۔